بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۱/۴۳۶

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ تبلیغی حضرات اپنے بیان میں کہتے ہیں

"انکی ایمان انبیاء کا ہے جو ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ اور انکی ایمان فرشتوں کا
ہے جس میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔ اور انکی ایمان عام مسلمانوں کا ہے جو
کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے"

کیا اسطرح کہنا مسلک اہل سنت والجماعت کے مطابق صحیح ہے یا نہیں؟

محمد عارف

دورہ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ایمان کے بڑھنے اور کم ہونے سے مراد، نور ایمان، اطمینان قلب تقوی و خشیت، رجوع الی اللہ میں کمی اور زیادتی مراد ہوتی ہے، نفس ایمان میں کمی و زیادتی ممکن نہیں۔

لہذا ثمرات ایمان کی کمی و زیادتی کو اس طرح بیان کرنا کہ فرشتوں کا ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ، اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان صرف بڑھتا ہے، کم نہیں ہوتا۔ اور عام بندوں کا ایمان کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی زیادہ۔ درست ہے، کوئی اشکال کی بات نہیں

مزید تفصیل کیلئے کشف الباری ۱/۵۶۴-۶۰۴، معارف القرآن، ۴/۱۷۸، سورۃ الانفال، عمدۃ القاری، ۱/۱۸۰-۱۸۳، دار الکتب العلمیۃ، النبراس ص ۲۵۴-۲۵۸ امدادیہ ملتان، وغیرہ ملاحظہ فرمائیں

(المراد) في الآيات (زيادة ثمرته) أي ثمرة الإيمان
من رقة القلب وصفائه والقرب إلى الحق سبحانه (و
إشراق نوره) عطف على الثمرة أو الزيادة والإشراق درخشيده
(وضيائه) هو أوكد من النور كما علم من قوله تعالى "هو الذي
جعل الشمس ضياء والقمر نورا" (في القلب فإنه) أي ما ذكر
من الثمرة والنور (يزيد بالأعمال) أي الصالحة (وينقص

(جاری ہے ......)

Scanned by CamScanner

بالعاصي) والحاصل ان الآيات مأولة، وليس المراد
بها زيادة التصديق بل زيادة ثمراته.
(النبراس شرح شرح العقائد ص٢٥٧، امدادیه، ملتان) فقط
والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه:
محمد ارشد دسكوي
المتخصص في الفقه الاسلامي
بالجامعة الفاروقية، بكراتشي
٢٣ / ١٢ / ٣٠ هـ

الجواب صحيح
[signature]

الجواب صحيح
[illegible]
٢٢ / ١٢ / ٣٠

جامعة فاروقية — دار الافتاء — شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي پاکستان

Scanned by CamScanner